ورن آشرم دھرم

اشتیاق احمد

جب سے انسان اس دنیا میں آیا ہے سماج اس کی ضرورت رہا ہے کیونکہ مل جل کر رہنا انسانی فطرت میں داخل ہے۔ ہر مذہب اور عقیدے میں سماج کے اندر رہن سہن کے طور طریقوں کی وضاحت کی گئی ہے۔ ہندو دھرم میں اس سماجی نظام کو ''ورن آشرم دھرم'' کہا جاتا ہے جس کے اندر ہندو ماہرین قانون نے انفرادی اور اجتماعی زندگی گزارنے کے طور طریقے واضح کیے ہیں۔ اس نظام میں سماجی اور رواجی عوامل اصل اہمیت کے حامل ہیں لیکن اگر ہم ہندومت میں موجود ذات پات کی موجودہ شکل کے بارے میں بات کریں گے تو اس موضوع پر ورن کا نظام ہماری تشفی نہیں کرسکتا کیونکہ ورن صرف چار ہیں جبکہ اس وقت ہندوستان میں تین ہزار کے قریب ذاتیں موجود ہیں۔ ورن کے نظام کو اس مضبوط ترین شکل میں قائم رکھنے کے لیے ہندو ماہرین قانون نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ اگر کوئی اپنے ورن سے اوپر یا نیچے شادی کرے گا تو اس بے میل شادی کے نتیجے میں پیدا ہونے والی اولاد ''ورن ھیں'' ہو جائے گی۔ یعنی نہ تو وہ باپ کے ورن میں شمار ہوگی اور نہ ماں کے ورن سے ہی اس کا تعلق ہوگا۔ ورن کے اس نظام کے ساتھ ساتھ چھٹی صدی قبل مسیح میں ہندو عقیدے میں ایسے خیالات پیدا ہوئے کہ ورن کے ساتھ ساتھ آشرم (مثالی زندگی، مراحل زندگی) کا ایک نظام تشکیل پا گیا اور اپنے ورن میں رہتے ہوئے آشرم کے نظام کے تحت زندگی گزار کر ہی کوئی شخص مکتی (نجات) حاصل کرسکتا ہے۔

ہندومت میں انسانی زندگی کے چار مقاصد میں سے اول یعنی دھرم (اصولوں پر مبنی انفرادی اور اجتماعی زندگی) جس کو ہندو قانون کی کتابوں میں ''ورن آشرم دھرم'' کے معنوں میں استعمال کیا جاتا

ہے، پر بات کرنے سے پہلے بہتر ہوتا ہے ''ورن'' کے لغوی معانی کو جان لیا جائے جو مندرجہ ذیل ہیں:

''فرقہ، نوع، خصلت، قوم، ملت، رنگ، ذات، حرف اور قسم''(۱)

ورن کا پس منظر

ہم جب ہندومت میں رائج ورن آشرم دھرم کی بات کرتے ہیں تو ''ورن'' کو اس کے مذکورہ بالا معانی میں سے ''رنگ'' کے معنی میں لیتے ہیں۔ یہ لفظ ہندومت میں سماج کو ابتدائی طور پر چار بڑے طبقات میں تقسیم کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ ورن کے اس نظام کی ابتدا کے بارے میں بھی محققین میں اختلاف پایا جاتا ہے آریہ سماج میں ورن یعنی ذات پات کا کوئی قابل تشفی سراغ نہیں ملتا، البتہ ویدوں کے زمانے میں ورن کا نظام موجود تھا جنہوں نے اس طبقاتی تقسیم کو ایک خالص مذہبی بنیاد بھی فراہم کردی تھی۔ اس سلسلے میں انتہائی اہمیت کے حامل رگ وید کے پرشا سکتا (تخلیق انسانی سے متعلق وید کا بھجن) بھجن کے متعلقہ حصوں کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے:

''اس (اساطیری) آدمی کے ہزار سر ہیں۔
ہزار آنکھیں اور ہزار پاؤں ہیں۔
زمین کو ہر طرف سے محیط ہے۔
اس کے رقبہ سے بھی دس انگشت نکلا ہوا۔

اس آدمی کو نذرانہ کے طور پر استعمال کرتے ہوئے
دیوتاؤں نے قربانی کی رسم ادا کی
(اس قربانی کی رسم میں دیوتاؤں کے لیے) بہار نے گھی کا کام دیا۔
موسم گرما ایندھن بنا اور خزاں اس کا چڑھاوا تھی۔

جب انہوں نے اس آدمی کے ٹکڑے کیے

تو کتنے ٹکڑوں میں انہوں نے اس کو بانٹا؟

اس کا منہ کیا بنا؟ اور ہاتھوں کا کیا ہوا؟

اس کی ٹانگوں کو کیا کہہ کر پکارتے ہیں؟ اور اس کے پیروں کو؟

اس کے منہ سے برہمن (جاتی) پیدا ہوتی، ہاتھوں سے چھتری راجا

اس کی ٹانگوں سے عام آدمی (ویش) پیدا ہوا جو کاروبار میں مشغول رہتا ہے۔

کم حیثیت غلام نے اس کے پیروں سے جنم لیا'' (۲)

ہندو معاشرے کو پہلی بار ذات پات کی مضبوط ترین مقدس زنجیروں میں جکڑنے والے ان کے ایک اوتار منو دیو جی نے اپنی دھرم شاستر میں بھی ایسی ہی بات کی ہے۔

''جہانوں کی بھلائی کی غرض سے اس نے برہمنوں، کشتریوں، ویشوں، اور شودروں کو بالترتیب اپنے دہن، بازوں اور رانوں سے پیدا کیا'' (۳)

مگر اکثر محققین نے اس نظریہ کو رد کر دیا ہے اور رگ وید کے جس پر شاسکتا بھجن کو ورن کے نظام کی بنیاد بتایا جاتا ہے اس کے بارے میں شکوک وشبہات کا اظہار کرتے ہوئے اس کو غیر مستند قرار دے دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بھجن مذہبی بنیاد فراہم کرنے کی غرض سے ویدوں کی تدوین کے بعد اس میں شامل کیا گیا ہے۔ پروفیسر گھوریے لکھتے ہیں:

''رگ وید میں لفظ ورن ان طبقوں (برہمن، کھیشتر وغیرہ) میں سے کسی کے لیے استعمال نہیں کیا گیا۔ اس میں صرف آریہ ورن یا آریوں کے داس ورن سے مقابلہ کیا گیا ہے'' (۴)

وی۔ ڈی۔ مہاجن نے اپنی تحقیق میں جس رائے کو ترجیح دی ہے اس میں تقریباً یہی بات کہی گئی ہے۔

''یہ واضح کیا جاچکا ہے کہ دسواں منڈل بعد کا اضافہ ہے اور اس کا اس دور سے کوئی تعلق نہیں جب رگ وید کا اکثر حصہ لکھا گیا تھا'' (۵)

The Cambridge History of India میں Beber، Muir اور Zimmir جیسے ممتاز محققین کے حوالہ سے بھی اس رائے کی تائید کی گئی ہے کہ رگ وید کے دور میں ذات پات کے نظام کی موجودگی کو مسترد کر دیا گیا ہے۔ (۶)

غرض ورن کے اس طبقاتی نظام کے بارے میں مختلف آراء پائی جاتی ہیں کہ یہ کب شروع ہوا۔ بعض رگ وید کے حوالے سے بتاتے ہیں کہ کائنات کی تخلیق کے ساتھ ہی یہ چار ورن پیدا ہو گئے تھے۔ جبکہ اکثر نے اس نظریہ کو مسترد کر دیا ہے اور کہا ہے کہ اس نظام کی اصل بنیاد رنگ کا فرق ہے جو آریہ قوم کے اس ملک میں آنے کی وجہ سے پیدا ہوا۔ کیونکہ وہ خود لمبے قد، سفید رنگ اور تیکھے نقوش کے حامل تھے جبکہ ہندوستان کے قدیم باشندوں کے رنگ کالے، قد چھوٹے اور ناک چپٹے تھے۔ اس وجہ سے آریہ قوم نے اپنے تشخص کو بچانے اور امتیاز قائم رکھنے کے لیے یہ مضبوط نظام وضع کیا۔

چنانچہ Weale کی رائے بہتر معلوم ہوتی ہے کہ سفید آریہ نسل نے اپنے آپ کو بچانے کے لئے ذات پات (ورن) کا مضبوط نظام تشکیل دیا۔ تاکہ ایک ممتاز اور اعلیٰ نسل کے ایک کمتر کالی نسل کے ساتھ غیر موزوں اختلاط کو روکا جا سکے۔ (۷)

''ورن'' اور ''جاتی'' میں فرق

ہندومت میں سماج کو بیان کرنے کے لیے ورن اور جاتی کی دو اصطلاحات استعمال کی جاتی ہیں۔ چنانچہ جب ذات پات کے نظام پر بات کی جاتی ہے تو لفظ "Caste" کے مقابل ورن اور جاتی کو آپس میں گڈمڈ کر دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ ورن کا مطلب رنگ ہے اور ورن کی سماجی تقسیم برہمن، کشتری، ویش اور شودر پر مشتمل ہے۔ حالانکہ ان کے علاوہ سماج میں اور بھی بہت سے لوگ ہیں جو اس نظام کے تحت نہیں آتے جن کو ''سماج باہر'' کہا جاتا ہے۔ ہندو ماہرین قانون نے اس مسئلے کو رشتہ ازدواج سے حل کیا ہے۔ کہ اگر کوئی اپنے ہی ورن میں شادی کرے تو اس کی اولاد اسی ورن میں شمار ہو گی۔ لیکن اگر کوئی اپنے سے ایک ورن اوپر یا نیچے شادی کرے گا تو اس کی اولاد ماں اور باپ میں سے کسی کے بھی ورن میں شمار نہیں ہو گی بلکہ سماج میں ایک علیحدہ مقام حاصل کرے گی۔

The Oxford History of India میں ورن اور جاتی کے فرق کو اس طرح بیان کیا گیا ہے:

''اس موضوع پر سب سے زیادہ غلط فہمی منو کی اصطلاح ورن کو ذات یعنی "Caste" کے معنی میں ترجمہ کرنے سے ہوئی ہے حالانکہ اس کا مطلب طبقہ یا درجہ ہے یا ایسی ہی کوئی اور اصطلاح بھی استعمال کی جاسکتی ہے۔ منو ورن اور جاتی کے فرق سے واضح طور پر آگاہ تھا چنانچہ اس نے پچاس سے زیادہ جاتیاں بیان کی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ اس بات پر بہت زور دیا ہے کہ ورن صرف چار ہیں۔'' (۸)

ورن کے نظام کی ابتدا اور اس بارے میں محققین کے نظریات کے اختلافات، ورن اور جاتی میں فرق سمجھنے کے بعد ذیل میں ان چار ورنوں سے تشکیل پانے والے سماج اور اس کے اندر ان کی حیثیت ذمہ داریاں اور رہن سہن کے طریقوں سے آگاہی حاصل کی جائے گی۔

برہمن

ہندو دھرم میں رائج ورن کے نظام میں سب سے اعلیٰ رتبہ برہمن کا ہے۔ ہندو ماہرین قانون نے برہمنوں کو دوسرے ورنوں اور جاتیوں پر بہت زیادہ فوقیت دی ہے۔ اور ان کو ایسا اعزاز بخشا ہے گویا وہ انسان نہیں دیوتا ہیں۔ برہمن کو تمام آدمیوں سے اشرف سمجھا جاتا ہے۔ اس کا کام صرف یہ ہے کہ وید پڑھے اور پڑھائے، اپنے نفس کی تکمیل کرے اور خیرات کی روٹیاں کھائے۔ نوکریاں پیشہ برہمن اپنی ذات (ورن) میں سب سے زیادہ ذلیل سمجھا جاتا ہے اور اس کا آقا ہندوؤں کے عقیدہ کے مطابق جہنمی ہوتا ہے۔ ذیل میں ہندو ماہرین قانون کے حوالے سے برہمنوں کے بارے میں ذرا تفصیلی آگاہی حاصل کی جائے گی۔

برہمن کے فرائض اور اوصاف

ہندو ماہر قانون منو دیو جی ہندو معاشرے کے سب سے اونچے (بلکہ منو کے بقول اشرف المخلوقات) طبقے برہمن سے متعلق مندرجہ ذیل چھ فرائض بتلائے ہیں۔

''اس (برہما) نے برہمنوں کے سپرد ویدوں کے پڑھنے اور پڑھانے، اپنے اور دوسروں کے فائدے

میں قربانی دینے اور دان۔ خیرات کے دینے اور لینے کا فریضہ کیا ہے‘‘(۹)

یہ فرائض صرف اونچی ذات سے متعلق ہیں لیکن اگر کوئی برہمن نیچ ذات کے ساتھ یہ افعال سرانجام دے تو اس کے لیے منو نے مندرجہ ذیل قانون وضع کیا ہے۔

’’(نیچ ذات) انسانوں سے دکشنا کی قبولیت (ان کے لیے) مگر اور بڑھانے کے افعال میں سے بدترین دکشنا کی قبولیت ہے، اگلی زندگی پر اثرات کے حوالے سے برہمن کے لیے اس سے گریز انتہائی ضروری ہے‘‘(۱۰)

سوامی دیانند سراسوتی گیتا کے حوالے سے برہمن کے متعلق مندرجہ ذیل باتیں بیان کرتے ہیں:

۱۔ ضبط قلب۔ دل میں کبھی برائی کی خواہش پیدا نہ ہونے دینا۔ بلکہ اس کو دین کے اعمال میں راغب ہونے سے روکنا۔

۲۔ ضبط حواس، کان، آنکھ وغیرہ کو بے اعتدالی سے باز رکھ کر احکام دین کی پابندی کرنا۔

۳۔ ریاضت۔ ہمیشہ نفس پر قادر رہ کر احکامِ الٰہی کے مطابق عمل کرنا۔

۴۔ پاکیزگی‘‘(۱۱)

برہمن کے خاص حقوق

منو دیو نے برہمنوں کو ایسے ایسے حقوق اور اعزازات سے نوازا ہے کہ تقریباً ان کو مختار کل بنا دیا ہے۔ منو کے قوانین میں برہمن کے لیے تقریباً کوئی سزا نہیں اور اگر کہیں با امر مجبوری سزا دی جائے تو وہ ایسی نہیں ہوتی کہ آئندہ کے لیے برہمن کو جرم کے ارتکاب سے روک سکے۔ برہمن کے لیے موت کی سزا کا کوئی تصور ہی موجود نہیں۔ اگر وہ قتل بھی کر دے تو اس کو جرمانہ، جلاوطنی یا صرف سر مونڈھنے کی سزا دی جائے گی۔ صرف منو ہی نہیں بلکہ ان کا ویدک ادب برہمن کے تفوق کو قائم رکھتا ہے۔ مثلاً اتھر وید میں ہے:

’’اگر کسی عورت کے دس خاوند ہوں مگر اس کے بعد برہمن اس کا ہاتھ پکڑے تو وہ برہمن کی ہو جاتی ہے۔

برہمن ہی خاوند ہے نہ چھتری ، نہ ویش۔ تمام لوگوں میں اس امر کا اعلان کرتا ہوا سورج روز چلتا ہے" (۱۲)

ذیل میں ہم منو کی دھرم شاستر کی مدد سے برہمن کے حقوق کے بارے میں آگاہی حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کے اہم اہم منتر مندرجہ ذیل ہیں:

"چونکہ برہمن (برہما کے) منہ سے "نکلے" پہلے پیدا ہوئے اور ویدوں کا علم رکھتے ہیں چنانچہ بجاطور پر کل تخلیق کے آقا ہیں" (۱۳)

"برہمن کی پیدائش ہی دراصل مقدس قانون کا ابدی روپ ہے وہ اس طرح کہ اس کو پیدا ہی مقدس قانون کے لیے کیا گیا اور اس کوا یکتا خود برہما سے ہوتی ہے" (۱۴)

"برہمن کی موت کی سزا (کی بجائے) سر منڈانے کی سزا کا حکم دیا گیا ہے لیکن دوسری ذاتوں کو موت سزا کی بھگتنا ہوگی۔ برہمن کے قتل سے بڑا جرم کرۂ ارض پر کوئی نہیں۔ چنانچہ کسی بادشاہ کو برہمن کے قتل کا خیال بھی دل میں نہیں لانا چاہیے" (۱۵)

"اس عالم میں جو کچھ موجود ہے وہ سب برہمن کی ملکیت ہے اپنے مبداء تخلیق کے باعث وہ اس مرتبے کا حق دار بھی ہے" (۱۶)

برہمن کا ذریعہ معاش

ہندو عقیدے میں برہمن کو دیوتا نما انسان کی حیثیت حاصل ہے۔ دوسرے حقوق اور اعزازات کے ساتھ ساتھ ہندو ماہرین قانون نے معاش کی خاطر برہمن کے لیے کسی کی ملازمت کو بھی ممنوع قرار دیا ہے اور ایسے برہمن کو اپنی ذات (ورن) میں رذیل ترین اور اس کے آقا کو جہنمی قرار دیا ہے۔ ابوریحان البیرونی نے ہندوستان آنے پر اپنی کتاب الہند لکھی ہے جس میں انہوں نے برہمن کی وجہ معاش مندرجہ ذیل بتائی ہے:

۱۔ برہمنوں اور کشتریوں کو تعلیم دینا اس ذریعے سے جو کچھ ملے اس پر گزارا کرنا۔ لیکن جو ملے اس کی حیثیت نذرانے کی ہو اجرت کی نہ ہو۔

۲۔ ہدیہ جواس وجہ سے دیا جائے کہ وہ دوسروں کے لیے آگ کی قربانی دیتا ہے۔

۳۔ برہمن اپنی خوراک کے لیے بادشاہوں اور رئیسوں سے بھیک مانگ سکتا ہے۔مگراس شرط کے ساتھ کہ وہ اصرار نہ کرے اور دینے والا ناراض نہ ہو۔

۴۔ زمین سے کوئی چیز چن لے یا درخت پر لگا پھل توڑ لے۔

۵۔ برہمن تجارت کرسکتا ہے لیکن اگراس کام کواس کے لیے کوئی ویش انجام دے تو بہتر ہے‘‘(۱۷)

برہمن کی خوراک

منودھرم شاستر میں برہمنوں کی خوراک سے متعلق ہدایات مندرجہ ذیل ہیں:

’’پیاز،لہسن،کُکرمتا اور ناپاک (جگہ اور اشیاء سے پھٹنے والے پودے برہمنوں کے کھانے کے موزوں نہیں۔اس کو ابالے گئے تل،چاول،مکھن ملے گیہوں،میٹھا ملے دودھ،کھیر اور پنیوں کے کھانے سے گریز کرنا چاہیے (بشرطیکہ یگیہ کی نہ ہوں اسی طرح گوشت سے جس پر وید پڑھے،پانی کا چھینٹا نہ دیا گیا ہو)‘‘(۱۸)

کشتری

ہندو عقیدے کے مطابق دوسرے درجے کا ورن کشتری ہے جس طرح برہمنوں کی ذمہ داریاں کے لیے حدود متعین ہیں۔بالکل اسی طرح ہندو ماہرین قانون نے کشتریوں کے لیے بھی الگ سے ذمہ داریوں کا تعین کر دیا ہے۔ان کا کام شمشیر زنی کرنا،ملک گیری کرنا،قلعے فتح کرنا،نوع انسان کی پرورش کرنا اور برہمنوں کی خدمت کرنا ہے۔یہ طاقت ور سمجھے جاتے ہیں اس لیے بیرونی حملہ آوروں کو روکنا بھی انہی کے ذمہ ہوتا ہے۔

کشتری کے فرائض اور اوصاف

کشتری بھی چونکہ تین اعلیٰ ورنوں سے تعلق رکھتے ہیں اور ان تینوں کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ یہ دویجا (دوہر پیدائش) کہلاتے ہیں۔اپنی دوسری پیدائش کے وقت یہ بھی برہمنوں کی طرح زنار (جنیو) باندھتے ہیں۔اگر ان کا یہ زنار ٹوٹ جائے تو برہمنوں کی طرح اس وقت تک بات نہیں کرتے

جب تک دوسرا زنار نہ باندھ لیں۔ اس عرصہ میں جو کچھ کہنا ہوتا ہے وہ اشاروں سے کہتے ہیں اور جب پاخانہ اور پیشاب وغیرہ کی ضرورت ہوتی ہے تو زنار کو کان پر لٹکا لیتے ہیں۔ منو دھرم شاستری میں کشتریوں کے فرائض کے بارے میں مندرجہ ذیل منتر ہے۔

''کھشتریوں کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کی حفاظت کریں۔ نذر یگیہ، دیں ویدوں کی تعلیم حاصل کریں اور خود کو نفسانی لذات میں غرق ہونے سے بچائیں'' (۱۹)

گیتا میں کشتریوں کے گیارہ فرائض اور اوصاف بیان کیے گئے ہیں جن میں سے کچھ تو وہی ہیں جو اوپر بیان کیے گئے ہیں باقی مندرجہ ذیل ہیں:

''شجاعت یعنی سینکڑوں بلکہ ہزاروں کا مقابلہ تن تنہا کرنے سے بھی خوفزدہ نہ ہونا۔ ہمیشہ پر حلال رہنا یعنی عجز واحتیاج سے بالاتر ہوکر مستقل مزاجی اور خودداری کا خوگر ہونا۔ صبر واستقلال۔ راجا اور رعایا کے متعلق تمام کاروبار میں ہوشیار اور کتب علوم کا ماہر ہونا۔ میدان جنگ میں مستعد اور بے خوف رہ کر صف کارزار سے قدم نہ ہٹانا یعنی بھاگ نہ جانا یعنی اس طرح لڑنا کہ ضرور فتح ہو اور اپنی جان بھی نہ جائے۔ اگر بھاگ جانے یا دشمن کو دھوکہ دینے سے فتح ہونی ہو تو ایسا ہی کرنا۔ ''ایشور بھاؤ'' یعنی طرف داری سے بالاتر ہوکر سب کے ساتھ مناسب سلوک کرنا، سوچ سمجھ کر دینا۔ وعدہ پورا کرنا، وعدہ خلافی کبھی نہ کرنا'' (۲۰)

نوٹ

اس طرح لوگوں کی حفاظت اور حکومتی ذمہ داریاں صرف کشتریاں سے وابستہ کرنے کا ایک نقصان یہ ہوا کہ لوگ کسی حملہ آور کو روکنے کا مکلّف صرف کشتری کو ہی سمجھتے تھے اور خود اطمینان سے تماشا دیکھتے رہتے تھے۔ اس بارے میں ایک یونانی مفکر کہتا ہے:

''ایک طرف دو فریقوں سے جنگ ہو رہی ہے تو دوسری طرف کسان اور کاشتکار اور دوسرے محنت کش لوگ اس سے بے خبر اطمینان سے اپنے کاموں میں مصروف ہوتے ہیں اور ان جنگوں سے بالکل لاتعلق ہوتے ہیں'' (۲۱)

برہمن اور کشتری

ہندو ماہر قانون منو دیو نے کہیں کہیں برہمن اور کشتری کو ایک دوسرے کے لیے لازم وملزوم قرار دیا ہے۔

''کھشتری برہمن کے بغیر اور برہمن کھشتری کے بغیر خوشحال نہیں ہوسکتے اسی قربت کے باعث برہمن اور کھشتری اس اور اگلی دنیا میں اکٹھے پنپتے ہیں'' (۲۲)

مگر چونکہ ہندو معاشرے میں برہمنوں کو ہر ایک مخلوق پر فوقیت حاصل ہے لہٰذا ایک اور جگہ منو برہمن اور کھشتری کے تعلق کو مندرجہ ذیل انداز میں واضح کرتا ہے۔

''معلوم ہوا کہ دس سالہ برہمن اور سو سالہ کھشتری ایک دوسرے کے سامنے بالترتیب باپ بیٹے کی طرح ہیں یا دونوں میں سے باپ برہمن ہے'' (۲۳)

کشتری کی خوراک

کشتریوں کی خوراک ان لوگوں کے سوا جو وشنو ہو گئے ہیں گوشت اور پلاؤ وغیرہ ہوتی ہے اور جس قسم کا گوشت بھی ہاتھ لگ جائے کھا لیتے ہیں البتہ گائے اور سور کے گوشت سے پرہیز کرتے ہیں۔

ویش

ورن کے نظام میں دوسرا جنم لینے والا آخری طبقہ ویش ہے۔ ان کے ذمہ معاشی سرگرمیاں ہیں۔ ویش ورن میں زراعت پیشہ، تاجر، ایمان دار اور مزدور وغیرہ شامل ہیں۔ ان کا کام اپنے سے اعلیٰ دو ورنوں کی خدمت کرنا اور ان کی ضروریات کو پورا کرنا ہے۔ گو کہ ان کا درجہ کافی کم ہے مگر یہ غلامی کی حد تک نہیں پہنچتے۔ ان کی جائیداد اور گھر بار ہوتا ہے۔ برہمن اور کھشتریوں کی طرح یہ بھی جنیو، پہنتے ہیں اور ان کی بھی اپنایا نا کی رسم ادا کی جاتی ہے۔ کھشتری کی طرح ویش کا رناز بھی سن اور اون کے ریشوں سے بٹ کر بنایا جاتا ہے۔

ویش کے فرائض اور اوصاف

منو دیو نے اپنی سمرتی میں ویش ورن سے تعلق رکھنے والے افراد کے جو فرائض اور اوصاف بتائے ہیں ذیل میں ہم دھرم شاستر کے اہم منتروں سے ان کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

''ویشوں کو مویشیوں کی دیکھ بھال کرنے، عطیات دینے، قربانی کرنے (وید) پڑھنے، تجارت کرنے، روپے کا لین دین کرنے اور کھیتی باڑی کا حکم ہوا ہے'' (۲۴)

''تقدیس، اور شادی سے فراغت کے بعد ویش اپنے رزق کے لیے کاروبار پر توجہ دے گا اور مویشی پالے گا'' (۲۵)

''(ویش کو) جواہرات، موتی، مونگے، قیمتی دھاتوں، پارچہ جات، خوشبویات اور انہیں بوسیدہ کر دینے والی چیزوں کا تقابلی علم سیکھنا لازم ہے۔ بیج بونے کے طریقے اور اچھی اور بری فصل کی پہچان بھی ویش کے لیے لازم ہے اس کو اوزان کا مکمل کرنا اور تفصیلی علم ہونا چاہیے۔ اس کو چاہیے کہ اپنی املاک اور جائیداد کی ترقی میں پوری قوت صرف کر دے تمام مخلوقات کو رزق کی فراہمی کی کوشش کرے'' (۲۶)

شودر

ہندو سماج میں مذہبی، اقتصادی، معاشی غرض ہر لحاظ سے بہت کچلا ہوا طبقہ شودر ہے۔ مندرجہ بالا تینوں ورنوں کی خدمت شودر کا فرض قرار پایا ہے۔ ہندی میں شودر کے معنی رذیل اور کم قدر آدمی کے ہیں۔ شودر کے ساتھ اس حد تک امتیازی سلوک کیا جاتا ہے کہ یہ چاہے کتنا ہی امیر کیوں نہ ہو جائے اس پر فرض ہے کہ دوسروں کی اترن پہنے، دوسروں کا بچا ہوا کھانا کھائے۔ اس ورن کو ہندو عقیدے میں ناپاک تصور کیا جاتا ہے۔ برہمن تو اس کے سائے سے ہی ناپاک ہو جاتا ہے۔ اگر کہیں سے برہمن اور شودر آ جا رہے ہوں تو شودر کے لیے ضروری ہے کہ یا تو وہ راستہ بدل لے یا منہ کے بل لیٹ جائے کہ کہیں اس کا سایہ پوتر برہمن پر نہ پڑ جائے۔ اگر کوئی شودر کسی برہمن کو دیکھ لیتا تو اس کی آنکھ میں سلائی پھیر دی جاتی۔ یہ شودر ایک بار ہی پیدا ہوتے ہیں اس لیے ان کی اپنایانا کی رسم نہیں ہوتی اور نہ ہی یہ جنیو پہنتے ہیں۔ شودر اصل میں وہ مقامی ہندوستانی باشندے تھے جن کو آریہ قوم نے فتح کر کے اپنا غلام

بنالیا تھا۔شودر کے بارے میں قوانین اوراس کے فرائض جاننے کے لیے ہم دھرم شاستر سے مدد لیتے ہیں۔جس میں منودیو نے قوانین وضع کیے ہیں۔

’’مالک نے شودروں کے لیےصرف ایک پیشہ رکھا ہے کہ وہ تینوں ذاتوں کی خدمت نہایت عاجزی اور انکساری کے ساتھ کریں‘‘(۲۷)

’’شودر کے لیے برہمن کی خدمت ہی بہترین پیشہ قرار دیا گیا ہے۔اس لیے کہ کوئی بھی دوسرا کام اس کے لیےلا حاصل رہے گا‘‘(۲۸)

’’دولت اکٹھا کرنے کی اہلیت رکھنے کے باوجود شودر کوایسانہیں کرنا چاہیےاس لیے کہ دولت جمع کرنے والاشودر برہمن کوتکلیف دیتا ہے‘‘(۲۹)

شودر کے ساتھ ذلت آمیز سلوک

شودر کومعاشرے میں کتنا کم تر حاصل تھا اس کا اندازہ منودھرم شاستر کے مندرجہ ذیل منتروں سے لگایا جاسکتا ہے۔

’’اگر شودر تین برتر ذات (ورن) والوں میں سے کسی کی ذات یا شخصیت کا ذکر گستاخانہ کرتا ہے تو لوہے کی سرخ گرم دس انگل لمبی کیل اس کے منہ میں گھسیڑ دی جائے گی۔اگر وہ گستاخانہ انداز میں برہمن کو اس کے فرائض یاد دلائے تو بادشاہ اس کے کان اورمنہ میں گرم تیل ڈلوادے‘‘(۳۰)

’’نیچ ذات اپنے جس عضو سے تین اونچی ذاتوں کے شخص پرحملہ کرے گا۔وہ عضو کاٹ دیا جائے گا۔یہی منو کا فیصلہ ہے۔کم ذات کسی اونچی ذات والے کی نشست پر بیٹھنے کی کوشش کرے تو اس کے کولہے داغ دیئے جائیں گے یا بادشاہ کولہوں پر شگاف لگوائے گا‘‘(۳۱)

نوٹ

مہاتما گاندھی نے شودروں کو ہریجن (خدا کے بیٹے) کا نام دلوایا تھا مگر صرف نام ہی تبدیل ہوا تھا حقیقتاً ان کی حالت میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔کتاب The Hidden Enimies of India میں دواخبارات کے حوالے سے لکھا ہے:

''ہریجن عورتوں کو طاقت کے زور پر مجبور کیا گیا کہ وہ گلی کے اندر برہنہ چلیں (Current)''
''اونچی ذات کے ہندوؤں نے ہریجنوں کے کنویں میں مٹی اور مردہ جانور پھینک دیئے۔ Time of India''(۳۲)

آشرم

ہندومت کے سماجی نظام جو ورن آشرم دھرم کہلاتا ہے اس میں مدارج اقوام یا ورن کے نظام کا جائزہ لینے کے بعد اب ہم اس کے دوسرے حصے آشرم (Life Stages) کا جائزہ لیتے ہیں۔

آشرم کا لفظ لغوی طور پر رشیوزں اور مینیوں کے رہنے کے مقام کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ مگر اصطلاحاً یہ ہندو عقیدے کے مطابق دو یجا کی اہل ذاتوں (ورن) کے لوگوں کی زندگی کو چار حصوں برہچریہ آشرم، گرہستھ آشرم، وان پرستھ آشرم اور سنیاس آشرم میں تقسیم کرنے کے لیے مستعمل ہے۔ آشرم کے نظام میں عمر کی تقسیم کے بارے میں بھی ہندو ماہرین قانون کے درمیان اختلاف ہے۔ لیکن اکثر نے اس کے لیے معیاری عمر ۱۰۰ سال قرار دی ہے۔ کیونکہ اس کے اہل صرف برہمن، کشتری اور ویش ہیں اس لیے یہ ان کی اپانیانا کی رسم سے شروع ہوتا ہے۔ شودر اس نظام میں نہیں آتے کیونکہ صرف ایک دفعہ پیدا ہوتے ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ شودروں کے لیے صرف ایک آشرم گرہستھ ہی ہے۔ ذیل میں ہم ان آشرموں کا علیحدہ علیحدہ جائزہ لیتے ہیں۔

برہچریہ آشرم

زندگی کا یہ حصہ تجرد کا زمانہ ہوتا ہے۔ ویسے تو تین کے تین اعلیٰ ورن اس میں شامل ہیں مگر ان کے اس آشرم میں داخل ہونے کی مدت میں اختلاف ہے۔ یہ سب سے اہم آشرم ہے کیونکہ اس میں داخل نہ ہونے والا نجات حاصل نہیں کر سکتا۔ اس آشرم میں داخل ہونے والے کو برہمچاری کہتے ہیں اور اس کو شادی کی اجازت نہیں ہوتی۔ برہمچاری بننے کی ابتدا جنیو پہنانے کی رسم سے ہوتی ہے۔ اس رسم کے بعد برہمچاری کو اس کے گرو (آچاریہ) کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ برہمن، کشتری اور ویش کے لیے برہمچاری بننے کی عمر علیحدہ علیحدہ ہے۔ منو اس اختلاف کو اس طرح واضح کرتا ہے۔

’’بچے کے برہمن ہونے کی صورت میں حمل ٹھہرنے کی تاریخ کے آٹھویں برس اُپانیانا کی رسم ادا ہونی چاہیے۔ کھشتری اور ویش کے لیے یہی عمر رسم بالترتیب گیارھوں اور بارھویں برس میں ادا ہوگی‘‘ (۴۳)

اس کے ساتھ منو زنار باندھنے کی زیادہ سے زیادہ عمر بھی بتلاتا ہے۔

’’برہمن، کشتری اور ویش کی زنار بندی استقرار حمل کے بعد بالترتیب سولہ برس اور چوبیس برس تک ہوسکتی ہے‘‘ (۴۴)

برہمچاری کے استعمال کی چیزیں

منو دیو برہمچاری کے استعمال کی چیزوں اور اس کے لباس کی تشریح اپنی سمرتی کے اندر مندرجہ ذیل منتروں میں کرتا ہے:

’’زمانہ طالب علمی (ورن کے مطابق) کالے چکارے، چتکبرے دار ہرن اور بکرے کی کھال اوراوڑھیں جبکہ نچلے دھڑ کے کپڑے سن، السی یا اون سے بنے ہوں۔ برہمن کا کمر بند نرم و نفیس منج کے تین ٹرں پر مشتمل ہوگا جبکہ کھشتری کا سن کے ریشوں سے بنا ہوگا۔ برہمن کا زنار سوتی، تین دھاگوں پر مشتمل ہو اور دائیں رخ بٹا ہوگا جبکہ کھشتری اور ویش کا زنار بالترتیب سن اور اون کے ریشوں سے بٹ کر بنایا جائے۔ برہمن کا عصا لمبائی میں اتنا تراشا جائے گا کہ اس کے بالوں تک کھشتری کا پیشانی تک جبکہ ویش کا اس کے ناک (کی پھنگ) تک آئے گا‘‘ (۴۵)

سبق کے آغاز کا طریقہ

برہمچاری کے سبق یعنی ویدوں کی تعلیم شروع کرنے کے سلسلے میں مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔

’’ویدوں کے مطالعے کا آغاز کرنے کو تیار (برہمچاری) کو شاستروں میں بیان طریقے کے مطابق آچمن، برہمن جلی صاف لباس زیب تن کرنے اور اندریوں کو قابو میں لانے کے آغاز میں چیلا گرو کی اجازت کا انتظار کرے کہ وہ پڑھنے کی اجازت دیتا ہے (گرو کے حکم

سے پڑھنا بند کردے)''(۳٦)

برہمچاری کے معمولات

منو نے دھرم شاستر کے اندر تو برہمچاری کے معمولات کی تفصیل بتائی ہے مگر ہم یہاں پر اس کے اہم منتروں سے اس کی روزمرہ کی زندگی کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

''اشنان اور پوترتا کے بعد وہ روزانہ دیوتاؤں، رشیوں اور پُروں کو پانی چڑھائے گا۔ دیوتاؤں کی پوجا کرے گا اور آگ پر ایندھن رکھے گا۔ شہد، گوشت، خوشبوئیات، ہار، عورت، خوراک کو خوشبودار کرنے والے مصالحہ جات، کھٹی کی جانے والی اشیاء اور جانوروں کی ضرر رسانی سے باز رہے گا۔ اسی طرح مالش، آنکھوں میں کاجل، جوتے، چھتری، خواہشات، غصے، کینے، رقص، گائیکی اور آلات موسیقی سے بچے۔ جوئے، بیکار کی تو تکار، غیبت، جھوٹ، عورت کو چھونے اور دوسرے کو ضرر پہنچانے سے بچے۔ اپنے حلف کا خیال رکھتے ہوئے وہ چاہے تو کسی کے کھانے کی دعوت کو قبول کرسکتا ہے بشرطیکہ وہ دیوتاؤں کا یگیہ یا پتروں کا شرادھ ہو''(۳۷)

آشرم کے اختتام اور برہمچاری کی خصوصیات کے بارے میں منو لکھتا ہے:

''بطور برہمچاری، بغیر حلف کی خلاف ورزی کیے اس طرح زندگی گزارنے والا (موت کے بعد) بلند ترین مقام حاصل کر لیتا ہے اور کبھی دوبارہ پیدا نہیں ہوتا''(۳۸)

گرہستھ آشرم

اس آشرم کو ہندو دھرم میں مرکزی حیثیت حاصل ہے اور تمام سماج کا دارومدار اسی آشرم پر ہے، کیونکہ دوسرے آشرموں میں مشغول افراد کی ضروریات انہی کے ذریعے پوری ہوتی ہیں۔ ماہرین قانون کے مطابق تمام آشرم اسی آشرم سے پھوٹتے ہیں۔ ویسے تو یہ بھی ممکن ہے کہ برہمچاری ساری عمر مجرد رہے لیکن یہ بہت مشکل ہے کیونکہ اس طرح خواہشات انسانی کو روکنا پڑتا ہے۔ اس آشرم میں برہمچاری تعلیم مکمل کرنے کے بعد داخل ہوتا ہے اور شادی کر کے گھرداری کے فرائض نبھاتا ہے۔ ویدوں کو پڑھتا ہے، مختلف رسوم ادا کرتا ہے اور قربانیاں کرتا ہے۔ اس آشرم میں داخلے سے

متعلق یجر وید میں مندرجہ ذیل ہدایات ہیں:

''اے گروہ آشرم کی خواہش رکھنے والے انسانوں! خود باہمی پسند سے شادی کر کے گھر بساؤ اور گرہ آشرم میں داخل ہو جاؤ خوف مت کرو اور مت کانپو۔ تم کو قوت اور حوصلہ کے ساتھ یہ ارادہ کرنا چاہیے کہ ہم جملہ سامان راحت کو حاصل کریں۔ میں تم کو کل سامان راحت دوں گا (انسان کہتا ہے) پاک دل، اعلیٰ دماغ اور نیک و روشن عقل حاصل کر کے میں بخوشی گرہ آشرم قبول کرتا ہوں'' (۳۹)

گرہستی کے فرائض

سمرتیوں میں گرہستی کے لیے شادی بیاہ، سماجی اور وراثتی قوانین کے علاوہ پانچ قربانیاں بھی بتائی گئی ہیں جو اس کے لیے فرائض کا درجہ رکھتی ہیں:

''کسی گھر میں پانچ جان لیوا چیزیں ہوتی ہیں بھٹی، سل بٹہ، جھاڑو چکی اور پانی کا گھڑا، ان اشیاء کے استعمال سے وہ گناہوں کی زنجیر میں بندھ جاتا ہے'' (۴۰)

ان کا میاب کفارے کی غرض سے عظیم رشیوں نے گھر گرہستیوں کے واسطے مقرر کیا ہے کہ وہ پانچ عظیم قربانیاں (مہا یگیہ) دیں۔

''یہ پانچ یگیہ برہم یگیہ، پتر یگیہ، دیو یگیہ، بھوت یگیہ اور مش یگیہ ہیں۔ برہم یگیہ برہمن کے لیے اس میں پڑھنا پڑھانا وہ یگیہ ہے جو برہمن کو چڑھائی جاتی ہے۔ پتر یگیہ پانی اور خوراک کی قربانی ترپن ہے جو پتروں کو چڑھائی جاتی ہے۔ پھر بھوتوں کو چڑھائی جانے والی بھی ہے اور آخر میں مہمانوں کا خندہ پیشانی سے استقبال جسے منش کی بھی کہا جاتا ہے'' (۴۱)

گرہستی کی خوراک کے بارے میں منو کہتا ہے کہ

''برہمنوں اعزاء و اقارب اور خدمتگاروں کو کھلا چکنے کے بعد گرہستی بچ رہنے والا کھانا اپنی بیوی کے ساتھ کھائے'' (۴۲)

اس آشرم کے اختتام کے متعلق منو دیو کہتا ہے:

”گرہستی والا اپنی جلد پر جھریاں اپنے بالوں کی سفیدی اور بیٹوں کے بیٹے دیکھ لے تو وہ جنگل میں قیام کرسکتا ہے“(۴۳)

بن پرستھ آشرم

آشرموں کے نظام میں گرہستھ آشرم سے فارغ ہونے کے بعد وان پرستھ آشرم آتا ہے۔ آشرم کا یہ حصہ ۵۰ برس سے لے کر ۷۵ برس تک ہے۔ اس دور میں وہ گھرداری ترک کر کے سماجی زندگی سے باہر نکل آتا ہے اور تمام امور اپنی اولاد اور بیوی کو سونپ آتا ہے لیکن اگر بیوی جنگل میں ساتھ رہنے پر راضی ہو تو اس کو ساتھ لاسکتا ہے۔ اس آشرم میں وہ زمین پر بغیر بستر کے رہتا ہے۔ ستر چھپانے کے لیے درختوں کے پتے استعمال کرتا ہے۔ مذہبی کتب کا مطالعہ کرتا ہے اور عبادت میں مصروف رہتا ہے۔ اس آشرم میں شمولیت اور اس سے متعلق شرائط اور فرائض کے بارے میں منودیو کہتا ہے:

”قانون کے مطابق گرہستی کی زندگی گزار چکنے کے بعد سناتک برہمن، کشتری اور ویش بن آشرم اختیار کر سکتے ہیں انہیں حواس پر قابو رکھنا ہوگا اور مندرجہ ذیل قواعد کی پابندی کرنا ہوگی۔ کاشت کاری سے پیدا ہونے والی خوراک اور اپنی املاک سے تعلق توڑ کر جنگل کا رخ کرے۔ بیوی کو بیٹوں کے سپرد کر دے یا ساتھ لے لے۔ پانچوں یگیہ قاعدے کے مطابق دیتا رہے۔ یگیہ میں سنیاسیوں کے لیے مناسب خوراک یا پھل اور جڑ وغیرہ استعمال ہوسکتی ہے۔ کھال یا چیتھڑوں سے بدن ڈھانپے، صبح یا شام غسل کرے، جٹائیں چھوڑ دے، جسم، داڑھی اور مونچھوں کے بال اور ناخن نہ کاٹے۔ وید پڑھنے میں جتا رہے۔ مشکلات میں صبر کرے، دوستانہ رویہ رکھے اور ذہن یکسو رہے۔ اس کو دل کا سخی ہونا چاہیے، دان ہرگز قبول نہ کرے اور مخلوقات پر رحم کرے“(۴۴)

بن پرستی کی خوراک کے بارے میں منودیو لکھتا ہے:

”خزاں اور بہار میں غلے کے ایسے پاک دانے اکٹھے کرے جو سنیاسی بھی استعمال کر سکے۔ یگیہ چڑھاوے کا بچا ہوا کھانا نمک ملا کر کھا سکتا ہے۔ پھل، پھول اور جنگلی پھلوں کا تیل نکال کر کھا سکتا ہے۔

شہد گوشت اور کھمبیوں سے پرہیز کرے"(۴۵)

اس آشرم کے اختتام کے بارے میں منودھرم شاستر میں ہے:

"صرف پانی اور ہوا پر گزارا کرتا پورے عزم کے ساتھ شمال مشرق کی طرف سیدھا چلتا جائے حتی کہ اس کا جسم انجام کو پہنچ جائے"(۴۶)

سنیاس آشرم

ہندوں کے عقیدے کے مطابق انسان کی انفرادی زندگی کا آخری مرحلہ سنیاسی آشرم ہے۔ وان پرستھ آشرم میں ۲۵ سال گزارنے کے بعد اگر کوئی زندہ رہتا ہے تو وہ خود بخود سنیاس آشرم میں داخل ہوجاتا ہے اس مرحلے میں وہ سرخ رنگ کا کپڑا زیب تن کرتا اور ہاتھ میں عصا رکھتا ہے۔ دوسروں کو مذہبی تعلیم دیتا ہے اور بھیک دیئے گئے کھانے کھاتا ہے۔ چوبیس گھنٹوں میں صرف ایک بار کھانا مانگ سکتا ہے۔ کھانے پر اصرار نہیں کرتا اور اچھے برے کھانے جو ملے کھالیتا ہے موسموں کی تلخیاں برداشت کر کے بالآخر موت کو گلے لگالیتا ہے۔ منو اس آشرم میں داخلے کے لیے مندرجہ ذیل قانون بتلاتا ہے:

"وان پرستھ کا عرصہ پورا کرنے کے بعد وہ اپنی ہستی کا چوتھا حصہ بطور تپسوی تمام دنیاوی ملائق سے لا تعلق ہوکر گزار سکتا ہے"(۴۷)

سنیاسی کے فرائض

منو دیو اپنی سمرتی کے اندر ایک سنیاسی کے مندرجہ ذیل فرائض بتلاتا ہے:

"پوترتا کا سامان لے کر سنیاسی خاموشی سے چلتا رہے۔ ملکیت سے دستبردار ہوجائے جو چیز سے بے نیاز ہوکر برہما کے لیے یکسو ہوجائے۔ زندگی موت کی خواہش نہ کرے اور وقت کا انتظار کرتا رہے۔ صابر اور نرم خور ہے، کوئی برا بھلا کہے تو اس کو دعا دے۔ منجم او دست شناسی جیسے پیشے نہ اپنائے۔ ویدوں کی تعلیم دے۔ عبادت کرے---- داڑھی اور ناخن ترشوائے، دن میں صرف ایک بار مانگنے کے لیے جائے اور مانگنے پر نہ اصرار کرے نہ بے تابید کھائے۔ اگر ایسا کرے گا تو خواہشات نفسانی میں غرق

ہو جائے گا‘‘(۴۸)

سنیاسی کا پھل

ہندو دھرم میں سنیاس آشرم میں موکش (نجات) حاصل کی جاتی ہے اور اس پھل کے بارے میں منو کہتا ہے:

’’برہما سے متعلق کلام پڑھنے والا جو تمام مخلوق کو امان دے کر (سنیاس میں) گھر چھوڑتا ہے کئی منو جہان پاتا ہے‘‘(۴۹)

’’تمام رسوم سے دست کش ہونے والا جو محض اپنے مقصد میں مگن اور خواہشات سے آزاد ہے اپنے گناہ مٹاتے ہوئے ارفع مقام حاصل کرتا ہے‘‘(۵۰)

خلاصۂ کلام

ہندومت کسی ایک مخصوص عقیدے کا نام نہیں ہے۔اس کی اجتماعیت کو رسومات اور مشاہدات میں دیکھا جا سکتا ہے۔صورت حال یہ ہے کہ جدید ہندوستان میں صرف شادی بیاہ اور موت کی رسوم کو ہی زیادہ ترجیح دی جاتی ہے۔جنیو (زنار بندی) برہمن کا ایک علامتی نشان بن چکا ہے۔ہندو دیہاتی ہو یا عالم جب اس سے ہندومت کی تعریف پوچھی جائے تو وہ اس کے جواب میں ’’ورن آشرم دھرم‘‘ بتاتا ہے۔ایک غیر ہندو جب ہندو دھرم کے اس سماجی نظام پر نظر ڈالتا ہے تو وہ محسوس کرتا ہے کہ اس معاشرے میں برہمن کے سوا باقی تمام طبقات پسے ہوئے ہیں اور شودر کا تو انتہائی استیصال ہو رہا ہے۔حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ایک شودر اپنی لاکھ تکالیف اور مصائب کے باوجود اپنی اس حالت پر مطمئن ہے کیونکہ وہ ان سب چیزوں کو اپنی مذہبی ذمہ داری سمجھ کر ادا کرتا ہے کہ اگر وہ یہ سب کچھ کرے گا تو اگلے جنم میں بہتر صورت میں جنم لے گا۔

حوالہ جات

۱۔ راجیسور راؤ، اصغر، ہندی اردو لغت، ص ۴۶۱
۲۔ عماد الحسن فاروقی، دنیا کے بڑے مذہب، ص ۵۵۔۵۶
۳۔ منو دھرم شاستر، مترجم، باب ا، اشلوک ۳۱، ص ۳۱
۴۔ ایم۔این۔سری نواس، جدید ہندوستان میں ذات پات، ص ۹۲
۵۔ Ancient India, V.D. Mahajan, P.86-87
۶۔ The Cambridge History of India, E.J.Rapson, vol.1,P.82
۷۔ Races and Cultures of India, D.N.Majumarm, P.290
۸۔ The Oxford History of India, V.A.Smith, P.36-37
۹۔ منو دھرم شاستر، مترجم، باب ا، اشلوک ۸۸، ص ۳۷
۱۰۔ ایضاً، باب ۱۰، اشلوک ۱۰۹، ص ۲۵۰
۱۱۔ ستیارتھ پرکاش، مترجم، ص ۸۷
۱۲۔ محمد فاروق خان، ہندو دھرم ایک مطالعہ، ص ۲۵
۱۳۔ منو دھرم شاستر، مترجم، باب ا، اشلوک ۹۳، ص ۳۷
۱۴۔ ایضاً، باب ا، اشلوک ۹۸، ص ۳۸
۱۵۔ ایضاً، باب ۸، اشلوک ۲۷۱ تا ۲۷۲، ص ۲۰۲
۱۶۔ ایضاً، باب ا، اشلوک ۱۰۰، ص ۳۸
۱۷۔ کتاب الہند، مترجم، ص ۱۹۳۔۱۹۴
۱۸۔ منو دھرم شاستر، مترجم، باب ۵، اشلوک ۵۔۷، ص ۱۱۹
۱۹۔ ایضاً، باب ا، اشلوک ۸۹، ص ۳۷
۲۰۔ ستیارتھ پرکاش، مترجم، ص ۸۸۔۸۹
۲۱۔ اچھوت لوگوں کا ادب، ص ۲۳۔۲۴

۲۲۔ منودھرم شاستر، مترجم، باب ۹، اشلوک ۳۲۲، ص ۲۳۶

۲۳۔ ایضاً، باب ۲، اشلوک ۳۲۶، ص ۵۴

۲۴۔ ایضاً، باب ۱، اشلوک ۹۰، ص ۳۷

۲۵۔ ایضاً، باب ۹، اشلوک ۳۲۶، ص ۲۳۷

۲۶۔ ایضاً، باب ۹، اشلوک ۳۲۹ تا ۳۳۳، ص ۲۳۷

۲۷۔ ایضاً، باب ۱، اشلوک ۹۱، ص ۳۷

۲۸۔ ایضاً، باب ۱۰، اشلوک ۱۲۳، ص ۲۵۱

۲۹۔ ایضاً، باب ۱۰، اشلوک ۱۲۹، ص ۲۵۲

۳۰۔ ایضاً، باب ۸، اشلوک ۲۶۳۔۲۶۴، ص ۱۹۲

۳۱۔ ایضاً، باب ۸، اشلوک ۲۷۲۔۲۷۴، ص ۱۹۲۔۱۹۳

۳۲۔ The Hidden Enemies of India, p.33

۳۳۔ منودھرم شاستر، مترجم، باب ۲، اشلوک ۳۶، ص ۴۵

۳۴۔ ایضاً، باب ۲، اشلوک ۳۸، ص ۴۵

۳۵۔ ایضاً، باب ۲، اشلوک ۴۱۔۴۶، ص ۴۵۔۴۶

۳۶۔ ایضاً، باب ۲، اشلوک ۷۰ تا ۷۳، ص ۴۸، ۴۹

۳۷۔ ایضاً، باب ۲، اشلوک ۱۷۵۔۱۸۹، ص ۵۸۔۵۹

۳۸۔ ایضاً، باب ۲، اشلوک ۲۴۹، ص ۶۴

۳۹۔ رگ وید، مترجم، ص ۶۴

۴۰۔ منودھرم شاستر، مترجم، باب ۳، اشلوک ۵۸، ص ۷۱

۴۱۔ ایضا، باب ۳، اشلوک ۷۰، ص ۷۲

۴۲۔ ایضاً، باب ۳، اشلوک ۱۱۶، ص ۷۷

۴۳۔ ایضاً، باب ۶، اشلوک ۲، ص ۱۳۶

۴۴۔ ایضاً، باب ۶، اشلوک ۱ تا ۸، ص ۱۳۶

۴۵۔ ماخوذ از ایضاً، باب ۶، اشلوک ۱۱ تا ۱۴، ص ۱۳۷

۴۶۔ ایضاً، باب ۶، اشلوک ۳۲ ص ۱۳۸

۴۷۔ ایضاً، باب ۶، اشلوک ۴۳، ص ۱۳۹

۴۸۔ ماخوذ از ایضاً، باب ۶، اشلوک ۴۲ تا ۵۶، ص ۱۳۹۔۱۴۱

۴۹۔ ایضاً، باب ۶، اشلوک ۴۰، ص ۱۳۹

۵۰۔ ایضاً، باب ۶، اشلوک ۹۶، ص ۱۴۴

مصادر و مراجع

۱۔ البیرونی، ابوریحان، محمد، کتاب الہند، مترجم سید اصغر علی، نظر ثانی، سید عطاء حسین، الفیصل ناشران وتاجران کتب، لاہور، ۱۹۹۴ء

۲۔ ایم۔این۔سری نواس، جدید ہندوستان میں ذات پات، مترجم: شہباز حسین، ترقی اردو بیورو، دہلی انڈیا ۱۹۸۲ء

۳۔ تاراچند، ڈاکٹر، تمدن ہند پر اسلامی اثرات، مترجم: محمد مسعود احمد، مجلس ترقی ادب لاہور، ۱۹۶۴ء

۴۔ حامد حسین، سید، ہندو فلسفہ مذہب اور نظام معاشرت، فکشن ہاؤس لاہور ۲۰۰۲ء

۵۔ دیانند سرسوتی، سوامی، ستیارتھ پرکاش، مترجم: چمپوپتی،

۶۔ ،رگ وید، مترجم: نہال سنگھ، نگارشات پبلشرز، لاہور ۲۰۰۲

۷۔ راجیسور راؤ، اصغر، ہندی اردو لغت، سچیت کتاب گھر، لاہور ۲۰۰۳ء

۸۔ عماد الحسن فاروقی، دنیا کے بڑے مذہب، مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور، س۔ن

۹۔ فاروق خان، محمد، ہندو دھرم ایک مطالعہ، مرکزی مکتبہ اسلامی، دہلی انڈیا س۔ن

''اصطلاحات''

۱۔دان: خیرات

۲۔دکشنا: خیرات، دان، دکھن کی جانب

۳۔یگیہ: شاستروں کے طریقے کے مطابق دی گئی قربانی

۴۔سمرتی: یاد، حافظہ، ہوش، منقولات

۵۔آچمن: مذہبی رسوم وغیرہ ادا کرنے اور کھانا کھانے سے قبل تین بار ہتھیلی میں پانی لے کر منتر پڑھتے ہوئے منہ میں ڈالنا۔

۶۔پرشاسکتا بھجن: تخلیق انسانی سے متعلق وید کا بھجن

۷۔منڈل: حلقہ، گھیرا، دائرہ، کرہ، احاطہ

۸۔ایکتا: یکسانی، اتفاق واتحاد، برابری

۹۔جنیو: سوت کا وہ دھاگہ جسے تین ورن کے لوگ گلے میں پہنتے ہیں۔رنار

۱۰۔ایشور بھاو: خدا کی قدرت، فطرۃ اللہ

۱۱۔وشنو: خداوند تعالیٰ

۱۲۔اندریوں: حواس خمسہ ظاہری وباطنی

۱۳۔پوتر: پاک، صاف، بے عیب، بے گناہ

۱۴۔ہریجن: وشنو جی کے معتقد

۱۵۔رشی اور منی: خداپرست، عابد، زاہد

۱۶۔آچاریہ: روحانی مرشد، استاد، معلم

۱۷۔اشنان: نہانا، غسل کرنا

۱۸۔برھما: قادر مطلق

۱۹۔شرادھ: یہ وہ رسم ہے جس کے ذریعہ بزرگوں کے ارواح کو شاستر کے طریقے پر پانی اور پنڈ دیتے ہیں۔

جوابِ شکوہ

چمنِ دھر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو
یہ نہ ساقی ہو تو پھر مے بھی نہ ہو، خُم بھی نہ ہو
خیمۂ افلاک کا استادہ اسی نام سے ہے
نبضِ ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

دشت میں دامنِ کہسار میں میدان میں ہے
بحر میں، موج کی آغوش میں طوفان میں ہے
چین کے شہر مراقش کے بیابان میں ہے
اور پوشیدہ مسلمان کے ایمان میں ہے
چشم اقوام یہ نظارہ اُبد تک دیکھے
رفعتِ شانِ رفعنا لك ذكرك دیکھے

مردمِ چشمِ زمیں، یعنی وہ کالی دنیا
وہ تمہارے شہدا پالنے والی دنیا
گرمیٔ مہر کی پروردہ ہلالی دنیا
عشق والے جسے کہتے ہیں بلالی دنیا
تپش اندوز ہے اس نام سے پارے کی طرح
غوطہ زن نور میں ہے آنکھ کے تارے کی طرح

عقل ہے تیری سپر عشق ہے شمشیر تیری
مرے درویش، خلافت ہے جہانگیر تری
ماسوا اللہ کیلئے آگ ہے تکبیر تری
تو مسلماں ہو، تو تقدیر ہے تدبیر تری
کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا، لوح و قلم تیرے ہیں

ڈاکٹر علامہ اقبال